ABC Certified | Member AKNS | باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

www.dailydhartiajk.com | dailydharti@gmail.com

روزنامہ

کشمیر دھرتی

راولاکوٹ

چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر عمران حسین

چیف ایڈیٹر: عابد صدیق | ایڈیٹر: عمر خیام

جلد 03 | جمعۃ المبارک 14 مارچ 2025، 13 رمضان المبارک 1446، 30 پھاگن 2081 | صفحات 04 / قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 323

ٹائیر دھلکوٹ پولیس افسر قتل کیس سے ملزمان کو فوری گرفتار کرنے کی مدعیت اہلیان اکھوڑبن کا گرینڈ جلاس

کشمنر پونچھ مسعود الرحمان، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ریجن پونچھ سردار ظہیر احمد کا چارج سنبھالنے کے پہلے روز ہی شہید عبد الرؤف اے ایس آئی کی قبر پر حاضری، فاتحہ خوانی بھی کی

ایک انسانی جان کے بدلے ''بکریوں، مرغیوں'' کو زیادہ اہمیت دے کر کیس کو خراب، ملزمان کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے جو کسی صورت کامیاب نہیں ہوگی، اہلیان اکھوڑ بن کا فیصلہ

ایک طرف بے رحمانہ قتل کیا گیا اور دوسری طرف ایسا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے جس سے یہ محسوس ہو کہ قتل کرنے والے بے قصور اور معصوم جبکہ قتل ہونے والا ذمہ دار اور مجرم ہے

اس واقعہ سے انسانیت شرمسار، صحافی حضرات اس کیس کے تمام پہلوؤں کو عوام کے سامنے لائیں، ملزمان کو گرفتار نہ کیا گیا تو آئندہ کا لائحہ عمل سخت ہوگا، مقررین کا اجلاس سے خطاب

راولاکوٹ (حرفی نیوز) کشمنر پونچھ مسعود الرحمان، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ریجن پونچھ سردار ظہیر احمد کا چارج سنبھالنے کے پہلے روز ہی شہید عبدالرؤف اے ایس آئی کی قبر پر حاضری دی اور پھول چڑھائے

اکھوڑبن سنبھالنے کے بعد فاتحہ خوانی کی۔ شہید کے گھر آمد پر لوگوں سے ملاقات کی۔ آئیرمین کا کہنا تھا (بقیہ 24 صفحہ 03)

بھیجو (حرفی نیوز) اکھوڑ بن کی برادریوں اور گاؤں کے ذمہ داروں نے گوشواروں کی ہنگامی طور کے

مقام پر شہید ہونے والے اے ایس آئی پولیس عبدالرؤف کے قتل میں ملوث (بقیہ 25 صفحہ 03)

آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد کشمیری جماعتوں پر پابندی

بھارتی حکومت کا کشمیری جماعتوں پر بھارت دشمن سرگرمیوں کا الزام، سیاسی مبصرین کی شدید تنقید

جو لوگ قوم کیخلاف سرگرمیوں میں ملوث ہیں انہیں کچل دینے والے دھچکے کا سامنا کرنا پڑے گا، بھارتی وزیر داخلہ

سری نگر (پی آئی) مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کے قانون آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد 6 سالوں میں 16 کشمیری جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی ہے، بھارتی حکومت نے 2019 کے بعد بھارت دشمن سرگرمیوں کے الزام میں جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر، جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ، تحریک حریت جموں و کشمیر، مسلم لیگ جموں و کشمیر، تحریک فرزین، پارٹی جموں و کشمیر، دختران ملت جموں و کشمیر، مسلم کانفرنس جموں و کشمیر (بقیہ 23 صفحہ 03)

دہشت گردی کیخلاف قوم ایک زبان

دشمن کو خاک چٹانے کا عزم

قومی اسمبلی میں مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور، دشمن کو خاک چٹانے کا عزم، اجلاس میں پاک فوج اور قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں کو مبارکباد، وزیر اعظم آزاد کشمیر کی بھی بھرپور تحسین

سانحہ پاکستان بہت بڑی سازش، دہشتگردی کے ان واقعات کے پیچھے ہندوستان کی خفیہ ایجنسی ''را'' کا ہاتھ ہے، سابق وزراء اعظم یعقوب خان، فاروق حیدر و دیگر کا رد عمل

پاکستان میں دہشت گردی کا ماسٹر مائنڈ اور حکمت کا راشڈی ہے، قومی اتفاق رائے سے دہشت گردی کے مستقل خاتمہ کے لیے اہم قومی ایکشن پلان بنایا جائے، پی ٹی ایم کی

روزنامہ دھرتی راولاکوٹ
شہر.....شہر.....قریہ.....قریہ.....کی خبریں

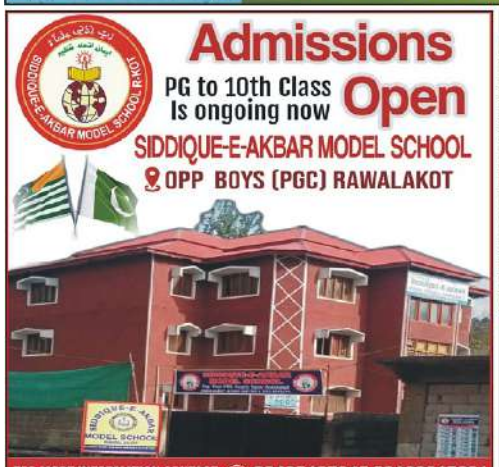

سابق سیکرٹری چوہدری یوسف کا تعزیتی ریفرنس خدمات پر خراج عقیدت

مرحوم نے انتہائی اہم عہدوں پر خدمات سر انجام دیں، وفات سے پیدا ہونیوالا خلا مدتوں پُر نہیں ہو گا

مرحوم نے آزاد کشمیر میں فروغ تعلیم اور کوالٹی ایجوکیشن کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں، ڈاکٹر یاسر عرفات

راولاکوٹ (حرفی نیوز) سابق سیکرٹری تعلیم، چیف تعلیم، ڈائریکٹر پوسٹ گریجویٹ کالج راولاکوٹ میں مرحوم کی یاد میں تعزیتی ریفرنس خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مقررین نے مرحوم کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ

بقیہ 1

میں بھی کام کرنے کیلئے ملک ناٹ نے شرکت کی۔ محترمہ نظرفیض میر مجرمہ کی صلاح، مشاورت اور تعاون سے اظہار خیال کیا۔ محترمہ نظرفیض میر نے کہا کہ آج کے سیشن میں ہم نے ٹیبل ٹاک کرنے کے بعد ریمپل اور ویمن ریسپانس کیلئے جو معزز مہمان خطاب کر رہے ہیں اور ویمن ریسپانس کیلئے جو ٹیم کام کر رہی ہے اس کا مقصد اور ایجنڈا کیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں اور

Editorial

ادارتی صفحہ

روزنامہ کشمیر دھرتی
@www.dailydhartiajk.com Mdailydharti@gmail.com
Ph: 05824-445864 Fax: 05824-445865
چیف ایڈیٹر عابد صدیق ★ ایڈیٹر عمر خیام

بی آئی ایس پی اور سادہ لوح خواتین

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام لے کر سرعام سادہ لوح خواتین کو موبائل کیس فروخت کی جارہی ہیں اور بعض فری دی جاتی ہیں۔ موبائل کمپنیاں کی سمز کی فروختگی کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے سادہ لوح خواتین کے فنگر پرنٹ لیے جاتے ہیں۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا عملہ شناختی کارڈ کے ذریعے متعلقہ مردیا خاتون کی رقم چیک کرنے کے پچاس روپے فیس وصول کرتے ہیں۔ موبائل سم فروخت کرتے وقت اور نام پر منتقل کرواتے وقت دوسو روپے رقم وصول کی جاتی ہے جبکہ وہی سم موبائل میں ڈالتے ہی اپڈیٹ کرنے کے لئے متعلقہ فرنچائز والے پانچ سو روپے وصول کرتے ہیں۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے نام پر بڑے پیمانے پر کرپشن کی جارہی ہے اور عوام کو سرعام لوٹا جارہا ہے۔ جبکہ کھاتے پیتے گھرانوں کو سفارش کی بنیاد پر رقم دی جارہی ہیں۔ پولیس ڈراوھمکا کر رقم وصول کررہی ہے۔ جبکہ غریب عام آدمی سڑک پر لائنوں میں کھڑا ہے۔ جو رقم دی جاتی ہے اس میں سے بھی مبینہ طور پر کٹوتی کی جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار متاثر خواتین پروین اختر کھائی گلہ، رضیہ بیگم سکنگلہ شبانہ اختر بن بہک، آزاد بیگم سکنگلہ، شبیم اختر سکنگلہ، اختر جان سکنگلہ، شارف جان سکنگلہ، سمائرہ بانو سکنگلہ، بھکمن جان منگ ناڑے، یاسمین اختر بنی سکنگلہ، معروف جان سکنگلہ، آسیہ رفیق سکنگلہ ودیگر خواتین نے میڈیا نمائندگان سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

خواتین نے کہا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت غرباء مساکین اور ضرورتمندوں کو جو رقم دی جارہی ہے اس کے لئے قائم کردہ دفاتر میں بیٹھا عملہ اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرم کے ذمہ داران کی غلط پالیسوں کی وجہ سے خواتین سڑکوں پر قطاریں لگانے پر مجبور ہیں۔ کوئی معزز طریقہ تزسیل نہیں ہے۔ جس سے کہ ازسرنو بزرگ خواتین کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے باعزت طریقہ سے رقم دی جائے۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مائیں بہنیں بیٹیوں کو سرپا ذلیل وخوار کیا جارہا ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام راولاکوٹ کے جتنے بھی دفاتر اور موبائل شاپس ہیں خواتین کی تذلیل کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہے نہ ہی بروقت رقم فراہم کی جارہی ہے اور نہ ہی باعزت دفاتر میں خواتین کو بٹھایا جاتا ہے۔ لمبی لمبی قطاریں گلوکر پروان سرپا ذلیل کی جاتی ہے۔ دفاتر کے سامنے ٹھنڈے فرش پر خواتین کو بٹھایا جاتا ہے۔ انتہائی ناقص نظام ہے، عملہ کو بولنے کی تمیز تک نہیں سکھائی گئی کہ اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں سے کیسے بولا جاتا ہے۔ خواتین کی جانب سے عائد کردہ ان الزامات کے بعد ضرورت اس امر کی ہے کہ نظمی انتظامیہ ودیگر ذمہ داران معاملے کا فوری نوٹس لیں اور بجائے اس کے کہ کوئی بڑا سانحہ یا حادثہ رونما ہو قبل ازوقت فوری اور ہنگامی بنیادوں پر تدارک کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

یہ کالم ہر پڑھے لکھے انسان کو پڑھنا چاہیے

اس وقت پاکستان میں جو بڑا مقدمہ چل رہا ہے وہ فوجی ملکیت بنام سرکار ہے۔ کیا صنعتوں، وسائل اور ضروری خدمات فوجی ہاتھوں میں رہنا چاہیے یا سفیتی ملکیت میں ہونا چاہیے؟ فوجی ادارے منافع چاہتے ہیں۔ سفیتیں استحکام چاہتی ہیں۔ جب صنعتیں فوجی ہاتھوں میں چلی جاتی ہیں تو ان کی وفاداری شیئر ہولڈرز سے ہوتی ہے، قوم سے نہیں۔ بحران کے وقت پرائیویٹ مالکان ڈوبتے جہازوں کو چھوڑ دیتے ہیں؛ جب کہ سفیتیں دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے کڑوی رقمی ہیں۔

مثال کے طور پر ایک بڑی توانائی کمپنی، جو بریوں پیلے پرائیویٹ کی تھی، اب دیہی علاقوں کو مفت فراہم کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ منافع بخش نہیں ہے۔ بڑے پیمانے پر بدامنی کو روکنے کے لیے حکومت کو بڑی قیمت پر مداخلت کرنی پڑتی ہے۔

غیر ملکی شہری ملکیت کے ساتھ، چند افراد بہت زیادہ دولت حاصل کرتے ہیں، جو معیشت پر موثر طریقے سے تعاون کرتے ہیں۔ اقتدار منتخب لیڈروں سے نہ غیر منتخب اربب بنیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو جوابدہی کے بغیر پالیسیاں ترتیب دیتے ہیں۔"

مثال کے طور پر ایک بڑی ملک میں، امیر ترین خاندان، بنکوں اور بیماں تک کہ پیک فرانچیوز کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کی دولت اسے انتخابات اور قوانین میں بیرا بھیری کی اجازت دیتی ہے اور بہبودیت کو ایک سراب میں بدل دیتی ہے۔

صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، پانی اور بنکی حقوق ہی، آسائشیں نہیں۔ نجی کاری انہیں منفعی اشیاء میں بدل دیتی ہے۔ بیمار مر جاتے ہیں، غریب اپن پڑھ رہتے ہیں، اور خاندان خوراک اور بنکی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتے ہیں۔"

ایک پرائیویٹ ہسپتال اپنے مریض کے علاج سے انکار کرتا ہے جو سرجری کا متحمل نہیں ہوتا۔ حکومت کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ بعض خدمات کو بھی بھی پرائیویٹائز نہیں کیا جانا چاہیے۔

فی فرمس سہ ماہی منافع پر کام کرتی ہیں، اخراجات میں کمی کرتی ہیں اور طویل مدتی قومی تقدیس مشتبہ ہیکہ آزاد منڈیاں اور فی ملکیت سے روکی کا مظاہرہ کرتی ہیں، سرکیس، تحقیقی سہولیات اور صنعتیں ہاتی ہیں جن سے آنے والی نسلوں کو فائدہ ہوتا ہے۔"

پرائیویٹائزیشن کیا جانا چاہیے۔

فی فرمس سہ ماہی منافع پر کام کرتی ہیں، اخراجات میں کمی کرتی ہیں اور طویل مدتی قومی تقدیس مشتبہ ہیکہ آزاد منڈیاں اور فی ملکیت سے روکی کا مظاہرہ کرتی ہیں، سرکیس، تحقیقی سہولیات اور صنعتیں باقی ہیں جن سے آنے والی نسلوں کو فائدہ ہوتا ہے۔"

پرائیویٹائزیشن کیا جانا چاہیے۔

نج کاری اکثر غیر ملکی ملکیت کا باعث بنتی ہے، جس لیے اہم صنعتیں، جیسے، ٹیلی کمیونیکیشن، یا فوجیسوت غیر ملکی اداروں کے ذریعے کنٹرول ہوتے ہیں، قومی سلامتی کے سمجھوتہ کرتے ہیں۔

ایک غیر ملکی کمپنی ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ خریدتی ہے۔ راتوں رات، دوسری کمپنیں لگاتے ہیں جو حتمای کارہ بار کو محدود کر دیتے ہیں، اور حکومت آمدن میں کمی کا سامنا کرتی ہے۔ کیا معاشی خوشحالی کے لیے حکومت کو بیرونی قرضوں پر انحصار کرنا چاہیے؟

پیر سید حمید شاہ گیلانی خان

جیسے، یمن اس وقت جب حکومتوں کو بوجھ اٹھانا چاہیے۔ اگر حکومت ہمیشہ دفاع کی آخری لائن ہوتی ہے، تو اسے ملکیت کی پہلی لائن بھی ہونی چاہیے؟ دونوں اس کا وجود چند مہینے رہا؟"

جنگ، بحران کے دوران، نجی بنک گر جاتے ہیں، حکومت بنکوں اور بنکوں کے پیسے کا استعمال کرتے ہوئے انہیں غلط آؤٹ کرتی ہے۔ منافع فی قرضا، لیکن نقصان عوامی ہے۔ کیا یہ انصاف ہے؟

دلیل واضح ہے۔ ریاست کو ضروری خدمات، کلیدی صنعتوں اور اسٹریٹجک وسائل پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنا چاہیے۔ پرائیویٹ اثاثہ پرائز کا اثیاء کے صرف، ٹیلیاری اور تفریح 77 میں کھلنے پھولے۔ یہ لیکن کبھی کبھی قوم کی رگوں میں اس کی طاقت، اس کی زمین، اس کی عوام کی فلاح وبہبود کو کھیل بنیں؟ یہ کون سا انصاف ہے؟

فی اور سرکاری ملکیت کی نظریاتی بنیادیں بہت گہری ہیں۔ معاشرے، بطور مجموعی اور اثاثہ وسائل، صنعتوں اور ذرائع پیداوار کی ملکیت سیاسی معیشت میں سب سے زیادہ متنازعہ بحثوں میں سے ایک ہے۔ جو منگریں کو نظریاتی خطوط پر تقسیم کرتی ہے۔ فی ملکیت اور سرکاری ملکیت کے درمیان بحث قلیلیاء، اقتصادی اور سیاسی قہر، قوموں اور ان کی پالیسیوں کی تشکیل میں اہم ہیں۔

فی ملکیت کی فلسفیانہ جڑیں جان لاک سے ملتی ہیں، جنہوں نے استدلال کیا کہ فی ملکیت محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی فرد اپنی محنت کو فطرت کے ساتھ ملاتا ہے، تو وہ ملکیت پیدا کرتا ہے۔

ایڈم سمتھ "دی واعلتھ آف نیشنز" اس خیال کو آگے بڑھاتے ہیں، جہاں آزاد منڈیاں اور فی ملکیت معاشی کارکردگی اور دولت کی پیداوار کا باعث بنتی ہے۔

"سوشلزم کے اسکول کے ماہرین معاشیات جیسے" لڈوگ وون ماسز" اور "فریڈرک ہائیک" نے دلیل دی تھی کہ فی ملکیت اور آزاد منڈیاں انفرادی آزادی کو یقینی بناتی ہیں اور طوت پھوٹ کر روسی ہیں۔ سوشلزم کی تاریخ کا آغاز روسی خیالی کے دھماکے 1789 کے فرانسیسی انقلاب سے ہوا، اس کے ساتھ ساتھ جنیوا میں لائی گئیں، معاملاتہ وفیرہ کی تحریکیں پہلے کی تحریکوں اور نظریات میں موجود ہیں۔ کیونکہ یہ فی فیوسٹوکرا مارکس اور فریڈرک اینگلز نے 1847-48 اور 1848 کے انقلابات سے قبل پہلے لکھا تھا، جس کا وہ سائنسی سوشلزم کہتے تھے۔ 19 ویں صدی کے آخری تیسرے حصے میں یورپ میں بمبوری سوشلزم کے لیے واقف پارٹیاں پیدا ہوئیں، جو بنیادی طور پر مارکسزم سے تعلق رکھتی تھیں۔ آخر پارٹی لیبر پارٹی کیلئی تنگیہ سوشلسٹ پارٹی تھی جب اس نے 1889 میں کنزرلیبنڈ کا لوتی ہیں ایک حقیقت بنائی۔

20 ویں صدی کے پہلے نصف میں، سوویت یونین اور دنیا بھر میں تیسری بین الاقوامی کے کیونٹ پارٹیاں، اقتصادی ترقی کے سوویت ماڈل کے فائدے سے سوشلزم کی نمائندگی کرنے اور مرکزی منصوبہ بند معیشتوں کی تشکیل کے لیے آئیں بھائیک ایک ریاست کی طرف سے جابت کی جاتی ہے جو بیدار کے تمام زمانے کی مالک ہو حالانکہ دیگر مقامات نے اسے جمہوریت کی کمی کے طور پر دیکھا۔ 1949 میں عوامی جمہوریہ چین نے کوم سے نکلنے کی پہلی لائن بھی تو نہیں ہوتی ہے؟ دونوں کا وجود چند مہینے رہا؟"

جنگ، بحران کے دوران، نجی بنک گر جاتے ہیں، حکومت بنکوں اور بنکوں کے پیسے کا استعمال کرتے ہوئے انہیں غلط آؤٹ کرتی ہے۔ منافع فی قرضا، لیکن نقصان عوامی ہے۔ کیا یہ انصاف ہے؟

دلیل واضح ہے۔ ریاست کو ضروری خدمات، کلیدی صنعتوں اور اسٹریٹجک وسائل پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنا چاہیے۔ پرائیویٹ اثاثہ پرائز کا اثیاء کے صرف، ٹیلیاری اور تفریح 77 میں کھلنے پھولے۔ یہ لیکن کبھی کبھی قوم کی رگوں میں اس کی طاقت، اس کی زمین، اس کی عوام کی فلاح وبہبود کو کھیل بنیں؟ یہ کون سا انصاف ہے؟

فی اور سرکاری ملکیت کی نظریاتی بنیادیں بہت گہری ہیں۔ معاشرے، بطور مجموعی اور اثاثہ وسائل، صنعتوں اور ذرائع پیداوار کی ملکیت سیاسی معیشت میں سب سے زیادہ متنازعہ بحثوں میں سے ایک ہے۔ جو منگریں کو نظریاتی خطوط پر تقسیم کرتی ہے۔ فی ملکیت اور سرکاری ملکیت کے درمیان بحث قلیلیاء، اقتصادی اور سیاسی قہر، قوموں اور ان کی پالیسیوں کی تشکیل میں اہم ہیں۔

فی ملکیت کی فلسفیانہ جڑیں جان لاک سے ملتی ہیں، جنہوں نے استدلال کیا کہ فی ملکیت محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی فرد اپنی محنت کو فطرت کے ساتھ ملاتا ہے، تو وہ ملکیت پیدا کرتا ہے۔

ایڈم سمتھ "دی واعلتھ آف نیشنز" اس خیال کو آگے بڑھاتے ہیں، جہاں آزاد منڈیاں اور فی ملکیت معاشی کارکردگی اور دولت کی پیداوار کا باعث بنتی ہے۔

"سوشلزم کے اسکول کے ماہرین معاشیات جیسے" لڈوگ وون ماسز" اور "فریڈرک ہائیک" نے دلیل دی تھی کہ فی ملکیت اور آزاد منڈیاں انفرادی آزادی کو یقینی بناتی ہیں اور طوت پھوٹ کر روسی ہیں۔ سوشلزم کی تاریخ کا آغاز روسی خیالی کے دھماکے 1789 کے فرانسیسی انقلاب سے ہوا، اس کے ساتھ ساتھ جنیوا میں لائی گئیں معاملاتہ وفیرہ کی تحریکیں پہلے کی تحریکوں اور نظریات میں موجود ہیں۔ کیونکہ یہ فی فیوسٹوکرا مارکس اور فریڈرک اینگلز نے 1847-48 اور 1848 کے انقلابات سے قبل پہلے لکھا تھا، جس کا وہ سائنسی سوشلزم کہتے تھے۔ 19 ویں صدی کے آخری تیسرے حصے میں یورپ میں بمبوری سوشلزم کے لیے واقف پارٹیاں پیدا ہوئیں، جو بنیادی طور پر مارکسزم سے تعلق رکھتی تھیں۔ آخر پارٹی لیبر پارٹی کیلئی تنگیہ سوشلسٹ پارٹی تھی جب اس نے 1889 میں کنزرلیبنڈ کا لوتی ہیں ایک حقیقت بنائی۔

20 ویں صدی کے پہلے نصف میں، سوویت یونین اور دنیا بھر میں تیسری بین الاقوامی کے کیونٹ پارٹیاں، اقتصادی ترقی کے سوویت ماڈل کے فائدے سے سوشلزم کی نمائندگی کرنے اور مرکزی منصوبہ بند معیشتوں کی تشکیل کے لیے آئیں بھائیک ایک ریاست کی طرف سے جابت کی جاتی ہے جو بیدار کے تمام زمانے کی مالک ہو حالانکہ دیگر مقامات نے اسے جمہوریت کی کمی کے طور پر دیکھا۔ 1949 میں عوامی جمہوریہ چین نے کوم سے نکلنے کی پہلی لائن بھی تو نہیں ہوتی ہے؟ دونوں کا وجود چند مہینے رہا؟"

جنگ، بحران کے دوران، نجی بنک گر جاتے ہیں، حکومت بنکوں اور بنکوں کے پیسے کا استعمال کرتے ہوئے انہیں غلط آؤٹ کرتی ہے۔ منافع فی قرضا، لیکن نقصان عوامی ہے۔ کیا یہ انصاف ہے؟

دلیل واضح ہے۔ ریاست کو ضروری خدمات، کلیدی صنعتوں اور اسٹریٹجک وسائل پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنا چاہیے۔ پرائیویٹ اثاثہ پرائز کا اثیاء کے صرف، ٹیلیاری اور تفریح 77 میں کھلنے پھولے۔ یہ لیکن کبھی کبھی قوم کی رگوں میں اس کی طاقت، اس کی زمین، اس کی عوام کی فلاح وبہبود کو کھیل بنیں؟ یہ کون سا انصاف ہے؟

فی اور سرکاری ملکیت کی نظریاتی بنیادیں بہت گہری ہیں۔ معاشرے، بطور مجموعی اور اثاثہ وسائل، صنعتوں اور ذرائع پیداوار کی ملکیت سیاسی معیشت میں سب سے زیادہ متنازعہ بحثوں میں سے ایک ہے۔ جو منگریں کو نظریاتی خطوط پر تقسیم کرتی ہے۔ فی ملکیت اور سرکاری ملکیت کے درمیان بحث قلیلیاء، اقتصادی اور سیاسی قہر، قوموں اور ان کی پالیسیوں کی تشکیل میں اہم ہیں۔

فی ملکیت کی فلسفیانہ جڑیں جان لاک سے ملتی ہیں، جنہوں نے استدلال کیا کہ فی ملکیت محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی فرد اپنی محنت کو فطرت کے ساتھ ملاتا ہے، تو وہ ملکیت پیدا کرتا ہے۔

ایڈم سمتھ "دی واعلتھ آف نیشنز" اس خیال کو آگے بڑھاتے ہیں، جہاں آزاد منڈیاں اور فی ملکیت معاشی کارکردگی اور دولت کی پیداوار کا باعث بنتی ہے۔

"سوشلزم کے اسکول کے ماہرین معاشیات جیسے" لڈوگ وون ماسز" اور "فریڈرک ہائیک" نے دلیل دی تھی کہ فی ملکیت اور آزاد منڈیاں انفرادی آزادی کو یقینی بناتی ہیں اور طوت پھوٹ کر روسی ہیں۔ سوشلزم کی تاریخ کا آغاز روسی خیالی کے دھماکے 1789 کے فرانسیسی انقلاب سے ہوا، اس کے ساتھ ساتھ جنیوا میں لائی گئیں معاملاتہ وفیرہ کی تحریکیں پہلے کی تحریکوں اور نظریات میں موجود ہیں۔ کیونکہ یہ فی فیوسٹوکرا مارکس اور فریڈرک اینگلز نے 1847-48 اور 1848 کے انقلابات سے قبل پہلے لکھا تھا، جس کا وہ سائنسی سوشلزم کہتے تھے۔ 19 ویں صدی کے آخری تیسرے حصے میں یورپ میں بمبوری

پائی ڈے: چودہ مارچ اور ریاضی کی عملی اہمیت

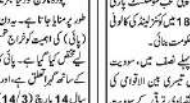
مہمان کالم

ڈاکٹر قمر الدین

چودہ مارچ کو دنیا بھر میں "پائی ڈے" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن، ریاضیاتی علامت π (پائی) کی اہمیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ پائی کا قدرتی عدد 3.14 کے ساتھ گہرا تعلق ہے، اور اسی مناسبت سے ہر سال 14 مارچ (3/14) کو یہ دن منایا جاتا ہے۔ تخمین پائی صرف ایک عدد یا علامت نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا ریاضیاتی تصور ہے جس نے محض علوم کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ آج کے دور میں، جب سائنس اور ٹیکنالوجی ترقی کی بلندیوں کو چھو رہی ہے، پائی کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

پائی کا تعلق دائرے کے میدان اور قطر کے تناسب سے ہے، جو ایک ابتدائی اور ہر جہت اور مقدار میں ایک جیسی ہے۔ یہ تناسب ہر دائرے کے قطر اور اس کی محیط کے درمیان برابر رہتا ہے، چاہے دائرہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا ہو۔ یہ تناسب ہمیشہ ایک مستقل عدد کی طرح برقرار رہتا ہے، جو کہ 3.14159 کے برابر ہے۔ قدیم تہذیبوں، جیسے مصری، بابلی، اور ہڑپہ جاتی ریاضی دانوں نے پائی کے تصور کو سمجھنے اور اس کی قدر کا اندازہ لگانے کی کوششیں کیں۔ یونانی ریاضی دان ارشمیدس نے پائی کے حساب کے لیے اہم کام کیا، اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی قدر کو مزید درست کیا گیا۔ آج، پائی کو جدید ریاضی اور سائنس کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔

پائی کا استعمال صرف ریاضی تک محدود نہیں، بلکہ یہ عملی علم میں بھی ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، دائرے یا گول اشکال ماپنے کے لیے کمپیوٹر پروگرامز میں پائی کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا؛

بنیادیات (Engineering): بنیادیات کے پیشے میں، چاہے وہ سول انجینئرنگ ہو یا الیکٹریکل انجینئرنگ، پائی کا استعمال لازمی ہے۔ مثال کے طور پر، پائپ لائنوں کے حجم کا حساب لگانے کے لیے پائی کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ دن، ریاضیاتی علامت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ پائی کا قدرتی عدد 3.14 کے ساتھ گہرا تعلق ہے، اور اسی مناسبت سے ہر سال 14 مارچ (3/14) کو یہ دن منایا جاتا ہے۔ تخمین پائی صرف ایک عدد یا علامت نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا ریاضیاتی تصور ہے جس نے محض علوم کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ آج کے دور میں، جب سائنس اور ٹیکنالوجی ترقی کی بلندیوں کو چھو رہی ہے، پائی کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

پائی کا تعلق دائرے کے میدان اور قطر کے تناسب سے ہے، جو ایک ابتدائی اور ہر جہت اور مقدار میں ایک جیسی ہے۔ یہ تناسب ہر دائرے کے قطر اور اس کی محیط کے درمیان برابر رہتا ہے، چاہے دائرہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا ہو۔ یہ تناسب ہمیشہ ایک مستقل عدد کی طرح برقرار رہتا ہے، جو کہ 3.14159 کے برابر ہے۔ قدیم تہذیبوں، جیسے مصری، بابلی، اور ہڑپہ جاتی ریاضی دانوں نے پائی کے تصور کو سمجھنے اور اس کی قدر کا اندازہ لگانے کی کوششیں کیں۔ یونانی ریاضی دان ارشمیدس نے پائی کے حساب کے لیے اہم کام کیا، اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی قدر کو مزید درست کیا گیا۔ آج، پائی کو جدید ریاضی اور سائنس کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔

پائی کا استعمال صرف ریاضی تک محدود نہیں، بلکہ یہ عملی علم میں بھی ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، دائرے یا گول اشکال ماپنے کے لیے کمپیوٹر پروگرامز میں پائی کی قدر درکار ہوتی ہے۔